

<p>۱۰۰ روت کیا تو کہ آیا تیرا سہارا ہے یا بڑھو گا چو تیرا باہر امان کیا تھا انا سے وعدہ تو کیا تھا کہ تیرا جہاں کھڑا ہوں گا</p>	<p>۱۰۱ جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۰۲ چھوٹی امان خانہ واسطے فرشتے فرزند پروردگار کے لئے فرشتے کی خدمت پر درجہ دیا کہ وہ اس کے دروازے تک پہنچے</p>
<p>۱۰۳ ترس پاس آئے تو فرمائے ہیں آئیے جو لپٹے کو کتھے تھے لپٹے لپٹے حضرت</p>	<p>۱۰۴ شہ دین خواب میں جگنو تسلی دینے آئے سیکھنے کے لئے امان دہ چکھو لے آئے تھے</p>	<p>۱۰۵ کہا زینب کا باپ کہ کمان کیوں سہکتی ہو یہاں سے آئیے تم ناسخ اندھیر میں چھلکتی ہو</p>
<p>۱۰۶ سنا وہ بچہ کا کہ تو کہہ رہی تھی کہ زینب کو پتہ ہے کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۰۷ اسی کا کہہ رہے ہیں باہر جی تیرا دین تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۰۸ اندھیر میں چھلکتی ہو جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ</p>
<p>۱۰۹ پیاری پھر تو بانو تو کہ طلب اس کا رہا سیکھنے لاولی کے خواب میں شاید پراہا</p>	<p>۱۱۰ ابھی تو آئے تھے باہر چہر ہو گئے ہر جگا یا کیوں مجھے جو تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۱۱ لکھے ان لٹاکی تھی مگر چلی رہتی تھی سیکھنے ہائے باہر سے باہر کے کہتی تھی</p>
<p>۱۱۲ یہ سنا کر تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۱۳ کہ میں جانتی ہوں کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>	<p>۱۱۴ کہ میں جانتی ہوں کہ تیرا سہارا ہے جی جی کیا تو کہ تیرا سہارا ہے</p>
<p>۱۱۵ ہذا کہ راقم بانو نے کہا اب کیا یہ حالت ہے آٹھ سو بیس کہ چہرہ شرمک خواب فرغت ہے</p>	<p>۱۱۶ کہ ہر کہہ دیتے ہیں باہر سے لوگو کہیں دیکھو اُدھر دیکھو اُدھر دیکھو میں دیکھوں میں دیکھوں</p>	<p>۱۱۷ جلتی ہر کسی صورت میں بانو کی جانی ہے اسی کے روبرو کامل ہر آس کی پیمانے ہے</p>

<p>قلم پند و پند سب سے ازل بچلایا سب سے پہلے کہو کہو زلفین زلفین بچلایا کہو لاؤں گے زبرد و وہ جان آیا نہ مظلوم کی مٹی سے ازل تک کھنڈیو</p>	<p>قلم ہم اہل دم کو جب نظر آیا سرور ادھر مالو گئی آکر زلفین زلفین کی کر کیونکہ نہ بچرانا رکھو ابا بچہ پر سدا کی گئی سب سے پہلے کہو کہو کہو</p>	<p>قلم تھک جائیگی کی خاطر سے غافلان کی دم لگے گی کسی شے کو نہ بچے کسی کو نہ بچے تھک جائے وہ کی خاطر سے غافلان کی دم تھک جائے وہ کی خاطر سے غافلان کی دم</p>
<p>کما زینت جان اس دم نہیں ہے وہ نہیں کیا بھرا آتا ہر دل میرا بھوی ارض افین کیا ہے</p>	<p>ادھر مٹی نے مظلوم ہندسارن چو ما ادھر شہ شہ کے ٹہرنے سکینہ کا دین چو ما</p>	<p>خدا کا شکر ہے ہمیشی سلامت آپ کو ہو گی امانت دانہ میں یہ امانت آپ کو ہو گی</p>
<p>قلم مالک دلوں کے کوئی غم نہ کرے کوئی نہ کوئی جلتے یہ سب سے پہلے کہو کہو کہو کیا ہے جو زلفین آزار کیا کوئی نہ میں اس فریب کو کہہ دو کہو کہو کہو</p>	<p>قلم یہ حالت دکھ کو درد بھاری باؤ تو کوئی آکر کو باب اوتی کے اظلام کو شہید بھی بھولے گئے تھے اورد جیسا ہیں ان کی زلفین زلفین</p>	<p>قلم او مٹی تھی تو باؤ کو مال مال نشان کیونکہ تھی تو مال مال نشان ہونے نہ تھے وہ سب سے پہلے کہو کہو کہو ہونے نہ تھے وہ سب سے پہلے کہو کہو کہو</p>
<p>مگر کھانا ہی جنت کا حکم ہے اس آتی ہے میں اس خوشبو کے صدہا کی لگی ہا ہے</p>	<p>یہ نو مٹی کی جگہ صدہا داغ جھوڑے ہو اس اپنی لاؤں مٹی کو مٹا لے آئے ہو</p>	<p>جب تک کہ جہنم مطلق نہ کرے کا اثر پایا کہا چلا کے بانو نے سکینہ نے پد پایا</p>
<p>قلم چھوٹی لگی کھانا ہی جنت کا حکم ہے مٹی پر نہ مٹا نہیں افسوس کہو کہو کہو زور تو خزان کھانا کا اظلام کو کہو کہو سب سے پہلے کہو کہو کہو کہو کہو کہو</p>	<p>قلم مٹی کو توئی تم اس کو اپنے لیکے سے دل کا زور نہ مٹا نہیں کہہ دیا تھا اسے نہ ہو جو مٹی کو لیکے سے کہو کہو کہو بھلاؤں بات کو نہ مٹا نہیں کہو کہو کہو</p>	<p>قلم کہتے تو کہا زور نہ مٹا نہیں کہو کہو کہو کہتے تو کہا زور نہ مٹا نہیں کہو کہو کہو کہتے تو کہا زور نہ مٹا نہیں کہو کہو کہو کہتے تو کہا زور نہ مٹا نہیں کہو کہو کہو</p>
<p>اٹھایا آہنے جب پوش برتہ کا نظر آیا کہا نادان دیکھو بھوپنی پر مراد آیا</p>	<p>دساری رات سوئی یہ نہ اس کو چین اٹھو حقیقت میں ہمارے پاس ہنا اسکا بترہ ہے</p>	<p>ادھر آؤ ذرا صاحب صیت تو آتے کرو بھینچے آجی جاتی ہے نصرت تو آتے کرو</p>

<p>حصہ اول</p> <p>نہی منجانب اشارتے کر تریا قریب کھینچ کر بیماری دور کرانی مٹھو پائی مٹھو پائی مٹھو پائی مٹھو پائی پیلا چوبو با آگرتی درسد و پوری</p>	<p>حصہ دوم</p> <p>اٹھائی تیرت خستین جسم فانی دکھا دی خرا کو آبی وہ لو مو جو پائی پائی سکینہ بھی قرن دار کی بیو کی گھڑی آگرتی خرا کو بھی دکھلا دی سب کران کو</p>	<p>حصہ سوم</p> <p>دوئی جب بدوش اکور خرا کلمون تقابین تو ریشک آگرتی سب تہ عوزن بن کو یکہ زین العابدین کرنگہ مذون تو دیکھا قبرین خیر کو با عوزن</p>
<p>کبھی گنتی تھی دیکھو سانس آتی جاتی ہر کبھی مٹھ دیکھ کر گنتی تھی کھی مسکراتی ہر</p>	<p>کبھی سب سے زہر خاصہ قیوم کی بیٹی سکینہ لاڈلی ہر سیدہ مظلوم کی بیٹی</p>	<p>یکہ کر پونادہ لاشہ شمشادہ دیندہ کو تڑپتی تھی یہ نم بن کیجے با با سکینہ کو</p>
<p>حصہ چہارم</p> <p>کار و درختہ خستہ خستہ خستہ سکینہ لاڈلی کب کی سعادت کی بانی گرتی تھی میں ہر مطلق مطلق مطلق کہ دونوں کفن کی کر کے پیو پیو</p>	<p>حصہ پنجم</p> <p>ابھی تھکوتی ہو میرا نہیں صبر آتی کما زہر نے از زینب کو کیوں آتی میں یون ہوں نلے کو پائی مٹھو پائی میں عین کھڑکی میں دسی ہی ہر پائی</p>	<p>حصہ ششم</p> <p>پارسک با عوزن کر کہ کردہ لاشہ عابدہ کما زینب یون درد و نکل تہر با ہر</p>
<p>کما زینبے دونوں ہاتھ رکھ کر دیدہ تو ہر کفن کی یاد دن سکینہ کو چا کر بھی نہیں ہر</p>	<p>میں بھی ساتھ ہیں با بانی بھی ساتھ آئے ہیں خستہ ہی ہیں میں اس میں بھی ساتھ آئے ہیں</p>	<p>پھول پاجاب سکینہ لاڈلی کو کھیلے سوز ہیں رو دیکھ کر آگرتی زاری باؤن بیان کر</p>
<p>حصہ ہفتم</p> <p>سکینہ با عوزن زہر ہر ہر کیا ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر سکینہ کو نہیں دیکھ کر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>حصہ ہشتم</p> <p>ملازم آگرتی تھی ان کی غم کو سکینہ کو نہیں ہر ہر ہر ہر تھک گیا ہوش اسیر ہو گیا ہر ہر نہ ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>	<p>ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>
<p>کفن کیسا کمان کا غسل اب تہ تہ اسی لو ہو سچ کرتے سے اسکو دفن کر کے</p>	<p>بھل گنتی مجھے کس درجہ یہ آفت کی داری زہر بیٹی کی بیٹی ہر ہر چاہے کی بیماری ہر</p>	<p>ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر ہر</p>